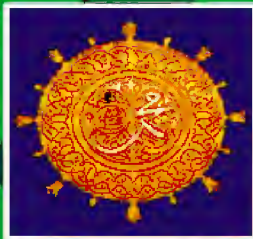
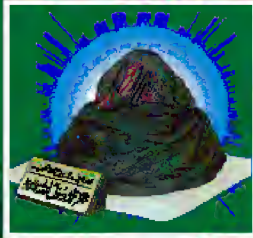
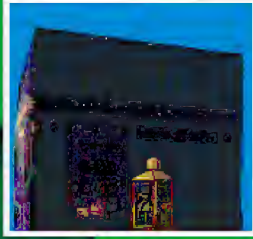


یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی



یا محمد ﷺ

نائب جنتان  
حضرت علامہ صائم چشتی رحمہ اللہ

چشتی خانہ فیصل آباد



# انتساب

مسکنِ محبوب  
گنبدِ خضریٰ کے نام

صائم چشتی

# نقدِ عقیدت

بحضور

باب مدینة العلم

حضرت علی علیہ السلام

صائم چشتی

## لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

بن تیل دے دیوا بلدا ناں

بن پانیوں پودا پھل دا ناں

بن مُرشد کلمہ چلدا ناں

پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اِس رات دی شان نرالی اے

ایہہ رات براتاں والی اے

بھر جانی جھولی خالی اے

پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اِس رات جو يار مَناون گے  
 جنت دے ٹکٹ کٹاون گے  
 جو منگن گے سو پاؤن گے  
 پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

جس جانا تے جس آنا ايس  
 اِس رات حساب ہو جانا ايس  
 جے چنگا ليکھ لکھانا ايس  
 پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اِس رات بنا لو قسمت نوں  
 سجنوں چمکا لو قسمت نوں  
 جاگو تے جگا لو قسمت نوں  
 پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

اُج کھولے رب خزانے نے  
 اُج سب پلے بھر جانے نے  
 رب بیڑے بنے لانے نے  
 پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

لے صائم حُسن قرینے دا

اَج مَنگ لتو سفر مدینے دا

رُخ کر لتو ٹھیک سفینے دا

پڑھو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ



## یا محمد محمد میں کہتا رہا

یا محمد محمد میں کہتا رہا نور کے موتیوں کی لڑی بن گئی  
آیتوں سے ملاتا رہا آیتیں پھر جو دیکھا تو نعت نبی بن گئی

جو بھی آنسو بہے میرے محبوب کے سب کے سب ابرِ رحمت کے چھینٹے بنے  
ہو گئی رات جب زلف لہرا گئی جب تبسم کیا چاندنی بن گئی

کِس قدر ظالمانہ عقیدہ ہے یہ مَر کے مٹی میں ہیں مصطفیٰ مل گئے  
مُصطفیٰ کی قسم اُن کے چھو کے قدم موت بھی ظالمو زندگی بن گئی

کس قدر بے خبر یہ ہوئے دین سے اپنے جیسا ہے اُن کو بشر کہہ رہے  
جن کی گردِ سفر بن گئی کہکشاں جن کی خاکِ قدم روشنی بن گئی

یہ تو مانہ کہ جنت ہے باغِ حسیں خوبصورت ہے سب خُلد کی سَرزمیں  
حُسنِ جنت کو جب بھی سمیٹا گیا سَرورِ انبیاء کی گلی بن گئی

جب چھڑا تذکرہ اُن کے رُخسار کا وَالضُّحٰی کہہ دیا وَالْقَمَرِ پڑھ لیا  
سُورتوں کی تلاوت بھی ہوتی رہی نعت بھی ہوگئی بات بھی بن گئی

کیوں اُلجھتا نبی کے غلاموں سے ہے روکتا کیوں دُرودوں سلاموں سے ہے  
کیا وہ کم تھا جو تیرے بڑوں نے کہا؟ کیا مصیبت تجھے یہ نئی بن گئی

سب سے صائم زمانے میں معذور تھا سب سے بیکس تھا بے بس تھا مجبور تھا  
اُن کو رحم آ گیا میرے حالات پر میری عظمت مری بے بسی بن گئی

## مدینہ آگیا

میرا ساحل پر سفینہ آگیا  
میری آنکھوں میں مدینہ آگیا

اشک بہنے سے ہی پہلے پی لئے  
نعت کہنے کا قرینہ آگیا

کیسے اشکوں کی روانی روک لوں  
دوستو ! حج کا مہینہ آگیا

اُن کی رحمت اُن کی شفقت دیکھ کر  
اپنے جُرموں پر پسینہ آگیا

کس طرح رکھوں مدینے میں قدم  
جنت اعلیٰ کا زینہ آگیا

اَنبياء ديتے سلامی ہیں جہاں  
 مجھ سا اُس در پر کمینا آگیا

جاں فدا طیبہ کی صائم یاد پر  
 زہرِ غم پی کر بھی جینا آگیا

## نبی کی محفل سچی ہوئی ہے

فضائے عالم مہک رہی ہے ، نبی کی محفل سچی ہوئی ہے  
 سبھی پہ رحمت برس رہی ہے ، سبھی کی قسمت بنی ہوئی ہے

فرشتے راہیں سجا رہے ہیں ، رسولِ نعتیں سنا رہے ہیں  
 حضور تشریف لا رہے ہیں ، نگاہِ عالم اٹھی ہوئی ہے

خجّر خجّر میں شجر شجر میں ، ادھر ادھر میں ثمر ثمر میں  
 سحر کی جاں میں دلِ قمر میں ، اُنہی کی جلوہ گری ہوئی ہے

گھلے ہیں سرکار کے خزانے ، بنے ہیں سائل سبھی زمانے  
 سبھی کو خیرات مل رہی ہے سبھی کی جھولی بھری ہوئی ہے

خُدا کی رحمت کا ہے خزانہ ، رسولِ اکرم کا آستانہ  
 مرے محمد کی پاک بستی کرم سے اُن کے گھری ہوئی ہے

نظر میں جنت اُتار لینا ، دلوں کے رستے سنوار لینا  
 ہوائے طیبہ ہماری جانب ، سنا ہے صائم چلی ہوئی ہے

## آیتِ تطہیر کا

عکس ہے وَاللَّيْلِ اُنْ کے گیسوئے شبگیر کا  
رُخ مُجَلَّے ہے کتابِ حُسن کی تفسیر کا

چُھو کے پتھر اور خاکِ پاک طیبہ پاک کی  
میں تو قاتل ہو گیا ہوں پارس و اکسیر کا

جَلْوۃ خورشید ہو یا طلعتِ نجم و قمر  
مُصطفیٰ کا نور سرچشمہ ہے ہر تنویر کا

خواب میں آئے ہیں وہ یارب نہ جاگوں عُمر بھر  
خواب سے بڑھ کر حسینِ مطلب نہیں تعبیر کا

میری قسمت کو بدل دیں یا رُسلِ ہاشمی  
آپ کے ہاتھوں میں ہے سب سلسلہ تقدیر کا

مُصطفیٰ و مُرتضیٰ شَیْبِی و شَیْبِی فاطمہؑ  
ترجمہ پانچوں ہیں صائمِ آیتِ تطہیر کا



## فریاد کرتے کرتے

دَم گھٹ رہا ہے میرا فریاد کرتے کرتے  
سب کچھ ہوں بھول جاتا تجھے یاد کرتے کرتے

خانہ دل کو میں نے ویران کر لیا ہے  
ناکام حسرتوں سے آباد کرتے کرتے

مجھ کو ہی مانگنے کا آیا نہیں سلیقہ  
وہ تو نہیں ہیں تھکتے امداد کرتے کرتے

وائیل گیسوؤں کا قیدی بنا ہیں لیتے  
سرکار قیدیوں کو آزاد کرتے کرتے

دَامِ اَجَلِ مِی اِک دِن اَجاتے ہِی یَقِیْنًا  
 حِلے ہزار اِپنے صَیّاد کرتے کرتے

شہر حَبِیْب کے بھی آثارِ مِل گئے ہِی  
 صائم ہوس کی بستی بَر باد کرتے کرتے

## سرکارِ بچا لینا

آسان نہیں غم کی آتش کو بجھا لینا  
ہے کام فقط اپنا چند اشک بہا لینا

دُکھ درد کا مارا ہوں آخر تو تمہارا ہوں  
آلام کے حلقے سے سرکار چھڑا لینا

قلاش ہوں بے بس ہوں بس آپ ہیں بس میرا  
حسین ؑ کے صدقے سے طیبہ میں بلا لینا

بس آپ کی رحمت نے ہر بار بچایا ہے  
اس بار بھی مشکل سے سرکار بچا لینا

گر گر کے سنبھلتا ہوں ، گر جاتا ہوں پھر خود ہی  
سرکار کی عادت ہے گرتوں کو اٹھا لینا

بچنا ہے بہت مشکل خالق کی عدالت میں  
مجرم ہوں بڑا مجھ کو دامن میں چھپا لینا

صائم کو عطا کی ہے سرکار نے یہ نعمت  
ہر اشک کو پی لینا ، ہر غم کو دبا لینا

## پہلا قدم حضور کا

کچھ بھی نہ تھا جہاں میں گر ہوتا نہ دم حضور کا  
عرشِ علی سے پار تھا پہلا قدم حضور کا

راہی جب عرش کا چلا پاسِ ادب سے جھک گیا  
سدرہ نشین دیکھ کر جاہ و حشم حضور کا

بچنے کی راہ تھی کہاں جائے پناہ تھی کہاں  
مجھ کو اگر نہ تھامتا لطف و کرم حضور کا

اُمتِ رسولِ پاک کی ہوگی اک آن میں بری  
دیکھا نہ جائے گا کبھی خالق سے غم حضور کا

اُس میں جفا کیا گزر ، جرم و خطا کا کیا گزر  
دل ہی تھا یارِ غار کا جب کے حرم حضور کا

رُعبِ رِسولِ پاک سے سجدے میں مُنہ کے بل گرے  
 کلمہ پُکارتے ہوئے وِشن و صنم حضور کا

مُجرم تو پالیتیں ہیں ہم لیکن نہیں سزا کا غم  
 رَپ جلی کو واسطہ دے لیں گے ہم حضور کا

مُجھ میں سدا کمی رہی ، گردِ گُنہ جَمی رہی  
 پھر بھی کرم ہوا نہیں صائم پہ کم حضور کا

## مرے محمد کا نام آیا

سہارا سارے جہاں کا بن کر حبیبِ ربُّ الٰہِ نام آیا  
ستارے سارے چلے گئے تو ہمارا ماہِ تمام آیا

بنا کے اپنے کرم کا ہالا خُدا نے اُس کی بلا کو ٹالا  
کسی کے جب بھی زبان و لب پر، مرے محمد کا نام آیا

ترا مُبارک ہے گھر حلیمہؑ، ترا مُبارک سفرِ حلیمہؑ  
مِلا تھا جب چاند آمنہؑ کا، خُدا کا تجھ کو سلام آیا

رُسولِ سارے قطار باندھے کھڑے ادب سے ہیں اُن کے پیچھے  
نہ کوئی ایسا رُسول آیا نہ کوئی ایسا امام آیا

بلالؓ جنت کو جب چلیں گے صدا یہ ہوگی بروزِ محشر  
جناں کی راہیں سجا دو ساری، مرے نبی کا غلام آیا

ہزار طوفان اُٹھ رہے تھے ہزار پہرے لگے ہوئے تھے  
 بنام احمد گزر گیا ہوں ، ہے جب بھی مشکل مقام آیا

مرے تصور میں روزِ محشر کے جب نظارے سما گئے تھے  
 سوائے نعتِ نبی کے صائم ، عمل نہ کوئی بھی کام آیا



## شامِ ابد تیرے لئے

شامِ ابد تیرے لئے ، نورِ سحر تیرے لئے  
ہیں رقص میں صبح و مَسْمُومِ شمس و قمر تیرے لئے

تُو مَظہِرِ ذاتِ خُدا ، تُو شانِ ربِّ کبریا  
خالق نے ہر اک چیز میں ڈالا اثر تیرے لئے

تُو مَقْصِدِ ربِّ جہاں تُو والی کون و مکاں  
اے جانِ جاں پیدا ہوئے، یہ بحر و بر تیرے لئے

بھولے نہیں ہیں آج تک ، معراج کی وہ اک جھلک  
اب بھی ستارے جاگتے ہیں رات بھر تیرے لئے

پیچھے رہے تھے انبیاء ، آخر رُکے جبریل بھی  
کھلتے گئے تا لامکاں ، رحمت کے در تیرے لئے

تیرے سوا حق نے کیا بند راہ تھا سب کے لئے  
 جاتا کوئی کیسے وہاں، وہ تھا سفر تیرے لئے

اہلِ قلم کے ذوق کی کیسے کروں میں شاعری  
 صائم کی ہر اک سوچ ہے، اے سیمِ بر تیرے لئے

## مدینے کا کتنا مبارک سفر ہے

مدینے کی راہوں پہ قربان جاؤں مدینے کا کتنا مبارک سفر ہے  
نگاہوں میں جلوے خیالوں میں جلوے مدینہ نظر میں مدینہ نظر ہے

خیالوں میں جلوے سمائے ہوئے ہیں نگاہوں میں محبوب آئے ہوئے ہیں  
ادھر باغِ جنت ادھر رشکِ جنت ادھر اُن کی مسجد ادھر اُن کا گھر ہے

ہے جنت سے بڑھ کر بہارِ مدینہ ستاروں سے بڑھ کر غبارِ مدینہ  
مدینے کے ذروں کا کیا پوچھتے ہو مدینے کا ہر ذرہ رشکِ قمر ہے

ہے جنت کی جنت فضائے مدینہ قرارِ دل و جاں ہوائے مدینہ  
مدینے میں ہے نورِ وحدت کی بارش مدینے میں حُسنِ خدا جلوہ گر ہے

مدینے میں ہے رحمتوں کا خزانہ مدینے میں ہے بخششوں کا بہانہ  
جھکا عرش بھی ہے مدینے کی جانب مدینے کی جانب ہی میزابِ زر ہے

اسی آس پر میں جئے جا رہا ہوں سبھی اشک اپنے پئے جا رہا ہوں  
خدا جانے کس روز پوچھیں گے آقا کدھر ہے گنہگار صائم کدھر ہے

## خیراتِ ملتی رہے گی

سلامت رہے درِ مرے مُصطفیٰ کا زمانے کو خیراتِ ملتی رہے گی  
 نگاہوں میں جب تک رہے گا مدینہ یہ اشکوں کی سوغاتِ ملتی رہے گی  
 صدا آرہی ہے یہی لامکاں سے نہ حرکت میں آئے کوئی دوجہاں سے  
 ابھی نور سے نور ملتا رہے گا ابھی ذات سے ذات ملتی رہے گی  
 رہے جاگتے رات بھر ہم مسلسل مگر لیلۃ القدر پھر بھی نہ دیکھی  
 جنہیں اُن کے وائیل گیسو ملے ہیں انہیں قدر کی رات ملتی رہے گی  
 کلامِ خدا ہے کلامِ محمد کلامِ محمد کلامِ خدا ہے  
 کلامِ خدا سے مرے مُصطفیٰ کی ہمیشہ ہر اک بات ملتی رہے گی  
 ہمیں موت سے کیا ڈراتا ہے واعظِ سلامت رہے اُن کی جالی سُنہری  
 نئی زندگی عاشقانِ نبی کو بوقتِ ملاقات ملتی رہے گی

ہے جب تک مرے مُصطفیٰ کا گھرانہ رہے گا یہ قائم سلامت زمانہ  
 سدا بھیک صائم درِ پختن سے بقیضانِ ساداتِ ملتِ رہے گی

## جب گدائی مل گئی

مُصطفیٰ کی جب گدائی مل گئی  
خیر سے ساری خُدائی مل گئی

جس کے دَر کے ہیں بھکاری انبیاء  
اُس سخی کی آشنائی مل گئی

ماشاء اللہ حُسن، یوسفؑ کو ملا  
مُصطفیٰ کو ، دِلِ ربّانی مل گئی

جب سے اُن کی زُلف کا قیدی بنا  
قیدِ دُنیا سے رہائی مل گئی

مُصطفیٰ کے دَر کی بخشش کیا کہوں  
عاصیوں کو پارسائیِ میل گئی

یا محمد ﷺ      یا محمد ﷺ      جب کہا  
میرے سینے کو صفائیِ میل گئی

یاد جب آئی مدینے کی ہوا  
ہر غمِ دل کی دوائیِ میل گئی

مثل اُن کی کون ہو صائم بھلا  
جن کو حق سے مُصطفائیِ میل گئی



## مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہوں

نہ باغِ جناں ہے تصوّر میں میرے نہ باغِ عدن کی فضا چاہتا ہوں  
مدینے کا سگ ہوں مدینے میں رہ کر مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہوں

مجھے کچھ بتانے کی حاجت نہیں ہے سوالوں کی ہرگز ضرورت نہیں ہے  
مری جاں کے مالک کو سارا پتہ ہے میں کیا مانگتا ہوں میں کیا چاہتا ہوں

نظر جب بھی آئے بہارِ مدینہ میں بن جاؤں پس کر غبارِ مدینہ  
یہی آرزو ہے یہی اجتاء ہے فقط اس قدر یا خدا چاہتا ہوں

مرے پاس ہو میرے اشکوں کی ڈالی ہو پیشِ نظر اُن کے روضے کی جالی  
کچھ ایسے ہی لمحاتِ فرحتِ فزاء میں الہی میں وقتِ قضا چاہتا ہوں

کرم ہے یہ صائمِ مرے مُصطفیٰ کا یہ احسان ہے خاتم الانبیاء کا  
جو میرے لئے ہے بُرائی کا طالب میں اُس کا ہمیشہ بھلا چاہتا ہوں

## یا خُدا صدقے محمد ﷺ کے

مری جھولی کو بھر دے یا خُدا صدقے محمد ﷺ کے  
خطاکاروں پہ کر نظر عطا صدقے محمد ﷺ کے

ہمیں سارے جہاں میں یا اِلهی سُرخرو رکھنا  
بنامِ پنچتن مولا ہماری آبرو رکھنا  
ہمیں طوفانِ عالم سے بچا صدقے محمد کے

مدینے پاک کی بستی ہمیں یارب دِکھا دینا  
ہماری کشتی غم کو کنارے پر لگا دینا  
ہمیں طوفانِ عالم سے بچا صدقے محمد کے

مُرادیں سب کی پوری اے خُدائے مہرباں کر دے  
مسلمانوں کو مولا کامیاب و کامراں کر دے  
عطا کر دے ہمارا مُدعا صدقے محمد کے

ہمیں اپنی حقیقت سے الہی آشنا کر دے  
محمد مصطفیٰ کے عشق کی دولت عطا کر دے  
الہی سب کی یگڑی کو بنا صدقے محمد کے

رہے آباد محشر تک خُداوندا وطن میرا  
بنے نقشہ بہار جاودانی کا چمن میرا  
گلوں کو مُسکراہٹ سے سجا صدقے محمد کے

سَراپا جُرم میں دُوبے ہوئے ہیں ہم گناہوں میں  
بھٹکتے پھر رہے ہیں پُرخطر پُر پیچ راہوں میں  
ہماری بخش دے یارب خطا صدقے محمد کے

شفاعتِ مُصطفیٰ کی حشر میں یارب عطا کرنا  
 اَسیرانِ اَلَم کو قیدِ کلفت سے رہا کرنا  
 جو ہیں بچھڑے ہوئے اُن کو ملا صدقے محمد کے

ہماری درد میں ڈوبی ہوئی یارب صدا سُن لے  
 بُولِ پاک کے صدقے سے صائم کی دُعا سُن لے  
 غلامِ پَنجتنِ ہَم کو بنا ، صدقے محمد کے

## مرے محمد کا نورِ اعظم

مرے محمد کا نورِ اعظم جہاں کی ظلمت مٹا رہا ہے  
کریم میرا مدینے والا سبھی کی بگڑی بنا رہا ہے

کھلے خزانے کھلی سخاوت گھلے ہیں دستِ کرم سخی کے  
سبھی کو خیرات مل رہی ہے وہ آرہا ہے یہ جا رہا ہے

نظامِ عالم اُلٹ رہا ہے، جفا کا حلقہ سمٹ رہا ہے  
وہ پیچھے سُورج پلٹ رہا ہے، یہ چاند قدموں میں آرہا ہے

کہاں کہاں سے تو روک لے گا ہے ذکر اُنکا وَرَفَعْنَا ذُرُّكَ  
زمیں بھی اُن کی ثناء ہے کرتی فلک بھی نعتیں سُنا رہا ہے

یہاں تو انکار کر رہا ہے تُو میرے محبوب کی عطا کا  
پتہ چلے گا بروزِ محشر ، کہ کون کوثر پلا رہا ہے

تُو اُن کے میلاد کی محافل سے جل رہا ہے جُھلس رہا ہے  
بروزِ میثاق آپ میلاد جن کا خالق مَنا رہا ہے

تری جہالت کا ہے یہ عالم خُدا سے اُنکو جُدا ہے کہتا  
جو اپنی اُمت کے عاصیوں کا خُدا سے رشتہ ملا رہا ہے

ادھر ادھر کو بھٹکنے والو، کہاں سے لاؤ گے کون دے گا  
خُدا کے بندو جہان سارا ، اُنہیں کا صدقہ تو کھا رہا ہے

جہاں کی قسمت جگانے والے مدینے والے ہیں آنیوالے  
دلیل ! آمد کی بن کے صائمِ سحابِ انوار چھا رہا ہے

مصیبتوں میں گھرا ہوا ہوں میں ٹھوکروں سے گرا ہوا ہوں  
 سنبھال مجھکو خزاں رسیدہ چمن بھی آکے نکھار میرا

یہ مانا لائق نہیں ہے صائم کہ ہو گداؤں میں نام اس کا  
 بنا لیں سگ ہی سگوں کا اپنے کہیں تو کر لیں شمار میرا

## تیرے بعد

بزمِ کونین سچی میرے شہا تیرے بعد  
نور سارے ہیں بنے نورِ خدا تیرے بعد

تیری تصویر بنائی تو قلم ٹوٹ گیا  
تجھ سا پھر کس کو کہوں تیرے سوا تیرے بعد

راہیں سب کھول بھی دیں، عرشِ علی کی تو نے  
اُس طرف پھر بھی کوئی جا نہ سکا تیرے بعد

اُس کو کذاب کہوں ثانی اِبلیس کہوں  
جس نے بھی دعویٰ نبوت کا کیا تیرے بعد

تیرے ہونے سے ہی ہونا ہے جہاں کا آقا  
تیرا ہی حُسن ہے سب جلوہ نما تیرے بعد



تُو ہی حاصل ہے محبت کا محبت بھی ہے تُو  
کس کو محبوب شہا حق نے کہا تیرے بعد

بعد خالق کے بڑائی ہے تمامی تیری  
جس کو بھی کوئی ملا رُتبہ ملا تیرے بعد

کس طرح محض بشر، کہہ دوں میں تجھ کو آقا  
پیکرِ حضرتِ آدمؑ ہے بنا تیرے بعد

جب اَلَسْتُ کا تھا فرمان کیا خالق نے  
سارے نبیوں نے بَلٰی آقا کہا تیرے بعد

تُو ہی ممدوحِ خدا بھی ہے محمد تُو ہے  
کس کی صائم یہ کرے مدح و ثناء تیرے بعد

## یانبی آپ ہیں

سُرورِ سُروراں ، تاجدارِ زماں خاتم الانبیاء یانبی آپ ہیں  
رحمتِ دو جہاں ، نازشِ مہوشاں منظرِ کبریا ، یانبی آپ ہیں

آپ کی ذات ہے باعثِ کُن فکاں آپ کا نام ہے راحتِ قلب و جاں  
آپ کا شہر ہے رشکِ باغِ جناں حُسنِ قُدرتِ نُما ، یانبی آپ ہیں

آپ کا دَر ہے ، دَر بارِ ربُّ العُلّا آپ ہیں سارے عالم کے مُشکلِ کُشا  
آپ کے دَر کا ہے سارا عالم گدا سب کے حاجت رَوا یانبی آپ

ہیں آپ کا اسم ہے اسمِ اعظم شہا آپ کے دَم سے ہے حُسنِ عالم شہا  
آپ ہیں فخرِ عیسیٰؑ و آدمؑ شہا ابراہیمیؑ دُعا ، یانبی آپ ہیں

آپ کی ذات ہے آقا مختارِ کُل آپ خیرِ الوریٰ آپ ختمِ الرُّسل  
عشق کی ابتداء آپ کی ذات سے حُسن کی انتہا ، یانبی آپ ہیں

دو جہاں میں ہے آقا ضیاء آپ کی شرحِ وائیل زلفِ دوتا آپ کی  
ذاتِ حق بھی ہے مدحتِ سرا آپ کی حق کے مدحتِ سرا، یانہی آپ ہیں

دُور طیبہ سے یہ صائمِ غم زدہ بھر میں روز و شب ہے شہا رو رہا  
بہرِ مولا علی سُن لے میری صدا میرے غم کی دوا یانہی آپ ہیں

## اشکوں کی روانی کیا کہنا

اے رحمتِ عالمِ رحمت کی اتنی ارزانی کیا کہنا  
اُمت کیلئے یوں آٹھ پہر اشکوں کی روانی کیا کہنا

مولا سے ہمارے جرموں کی رو رو کے معافی مانگتے ہیں  
اُمت پہ کرم کی یہ بارشِ ظلِ سبحانی کیا کہنا

ہر مشکل حل فرماتے ہو ، ہر دکھیا اور فریادی کی  
اے منبعِ رحمتِ صلِّ علیٰ یہ فیضِ رسانی کیا کہنا

ہر آنکھ میں آنسو آتے ہیں دل ٹکڑے ہو ہو جاتے ہیں  
دردوں کی کتابیں کھلتی ہیں طائف کی کہانی کیا کہنا

یہ دردِ نہاں یہ اشکِ عیاں، یہ زخمی جگر یہ قلبِ تپاں  
محفوظ ہے صائمِ طیبہ کی اک ایک نشانی کیا کہنا

## مرے مصطفیٰ کی دُعا ہو گئی ہے

محمد کی زلفوں کو بوسا دیا تو مُعطر یہ ساری فضا ہو گئی ہے  
خطا کار کیوں اب نہ خوشیاں منائیں مرے مصطفیٰ کی دُعا ہو گئی ہے

وہ چاہیں تو خادم کو آقا بنائیں وہ چاہیں تو کعبے کو قبلہ بنائیں  
خدا کی رضا بھی اُدھر جا رہی ہے جدھر مصطفیٰ کی رضا ہو گئی ہے

میں کیوں نہ اُنہیں مشکلوں میں پکاروں میں کیوں نہ مُقدر کو اپنے سنواروں  
وظیفہ کیا جب سے اسمِ نبی کا مری دُور ہر اک بلا ہو گئی ہے

یہ لفظوں کی ہے تیرے دَر پر سلامی تری نعت ہے تیرا اسمِ گرامی  
مری نعت سرکار مقبول کرنا ترے نام سے ابتداء ہو گئی ہے

یہ تیری عنایت یہ تیرا کرم ہیں مری سجدہ گہ تیرا نقشِ قدم ہے  
مرے اشک پلکوں سے آگے بڑھے ہیں نمازِ محبت ادا ہو گئی ہے

مدینے کی یادوں کا جھرمٹ لگا ہے نظر رو رہی ہے جگر پھٹ رہا ہے  
میں احوالِ غم کو بیاں کر رہا ہوں خطا پر یہ کیسی خطا ہو گئی ہے

مرے اشک بہتے ہیں چشمِ جہاں سے میں سُنتا ہوں غم اپنے سب کی زُباں سے  
مدینہ کی یادوں پہ قربانِ صائم یہ دُنیا مری ہمنوا ہو گئی ہے

## مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

نہ شاہی نہ مُلک و حُکومت نہ شوکت نہ جنت نہ ارض و سماء چاہتا ہے  
کسی بھی محبت کے مارے کو دیکھو مدینے کی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

کہاں مارے مارے ہو پھرتے گداؤں مرے پیارے آقا کے روضے پہ آؤ  
محمد کے صدقے سے مانگو خُدا سے خُدا مُصطفیٰ کی رِضا چاہتا ہے

دَرِ مُصطفیٰ ہے کرم کا خزانہ وُہیں سے ہے پاتا مُرادیں زمانہ  
مِلی ہے غلامی جسے مُصطفیٰ کیوہ کب اور اِس کے سوا چاہتا ہے

نِکل جائے گا بحرِ غم سے سفینہ تصوّر میں ہے مُصطفیٰ کا مدینہ  
خیالِ مدینہ میں دُوبا ہے صائم اے قَلبِ حزیں اور کیا چاہتا ہے

## مدینے کی یاد

اُردو ماہیا

فرقت کا مہینہ ہے

طیبہ کے سوا جینا کس کام کا جینا ہے

پُر درد دُعا بن کر

برسو بھی مرے اشکو ساون کی گھٹا بن کر

اشکوں کی روانی ہے

ہر اشک کے دامن میں طیبہ کی کہانی ہے

پُر کیف ہواؤں میں

جنت ہے اُتر آئی طیبہ کی فضاؤں میں



سرکار کرم کیجئے

ہم ہجر کے ماروں کو طیبہ میں بلا لیجئے

ذرے بھی ستارے ہیں

ہر طرف مدینے میں خالق کے نظارے ہیں

رحمت کے سفینے میں

لے جائے خدا سب کو اس بار مدینے میں

ارمان مچلتے ہیں

طیبہ کے تصور میں گر گر کے سنبھلتے ہیں

کب اذن سفر ہوگا ؟

صائم کی دُعاؤں میں کب پیدا اثر ہو گا

# حُسنِ محبوب

اُردو ماہیا

والفجر حسیں چہرہ

والیل تری زلفیں ، لیلین ترا سہرا

والنجم کی مانگ بھری

محبوب کی خالق نے جب چاہی تھی جلوہ گری

والشمس ہے پیشانی

خورشید پہ غالب ہے رُخسار کی تابانی

زُلفوں کی آرائش ہے

ہر طرف محمد کے جلووں کی نمائش ہے

مُخْمُور تری آنکھیں

قوسین ہیں دو ابرو دو نور تری آنکھیں

عُنْوَانِ مُبَارک میں

مَازَاغ کا کاجل ہے چشمانِ مُبَارک میں

تُوْحَق کا ہے آئینہ

وَجْہُ اللہ ترا چہرہ مشکوٰۃ ترا سینہ

خلقت ہے فدا ساری

کونین میں ہوتی ہے جلووں کی ضیاء باری

اُن سے ہے جہاں قائم

دُنیا کے حسیں سارے اُن پر ہیں فدا صائم

